ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

کلامِ غالب پر عربی شعر وادب کے اثرات

"INFLUENCE OF ARABIC POETRY AND LITERATURE ON GHALIB'S POETRY"

ڈاکٹر سیف اللہ

لیکچرار، شعبہ اُردو، گورنمنٹ گریجویٹ کالج، جڑانوالہ

ڈاکٹر سمیرا اکبر

Correspondance Author

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

Abstract:
This paper critically explores the influence of Arabic language and literature on the poetry of Mirza Ghalib, one of the greatest classical poets of Urdu. It is well established that Arabic literature deeply impacted Persian, and since Persian served as a linguistic and literary bridge to Urdu, the effects of Arabic became evident in Urdu poetry as well. However, Ghalib's poetry reflects not just an indirect influence through Persian but also a direct engagement with Arabic imagery, diction, and cultural references.

In Ghalib's poetry, Arabic allusions, metaphors, and cultural symbols abound. Unlike poets who refer to local rivers such as the Ganges or the Gamna, Ghalib mentions the Tigris and the Euphrates. Instead of referring to regional seas like the Bay of Bengal or the Arabian Sea, he invokes the Gulf of Oman and the Red Sea (Qulzum). Similarly, rather than citing indigenous love legends such as Heer-Ranjha, he refers to legendary Arabic romances like Layla-Majnun and Azra-Wa-Ma'mun. These references indicate his literary orientation towards the Arab world and its classical tradition.

Moreover, Ghalib's use of Arabic symbols, themes, and philosophical concepts creates an ambiance that resonates with the grandeur of Arabic poetry. This reflects not only the inclusion of classical Arabic texts such as Diwan-e-Hamasa, Diwan-e-Mutanabbi, and Sab'a Muallaqat in the curriculum of religious seminaries of his time but also the intellectual company of scholars well-versed in Arabic literature. Thus, Ghalib's poetic universe reveals a rich intertextual relationship with Arabic literary heritage, both directly and through Persian mediation.

Keywords: *Ghalib, Urdu, Poetry, Arabic, Language, literature, Layla-Majnun, Persian, Diwan-e-Hamasa*

یہ بات واضح ہے کہ عربی ادب نے فارسی ادب کو بہت زیادہ متاثر کیا ہے۔ فارسی میں عربی الفاظ وتراکیب کا استعمال عربی اثرات کا نتیجہ ہے۔ یہ بات بھی درست ہے کہ اُردو شعرا کی اکثریت نے براہِ راست عربی سے استفادہ کیا ہے لیکن عربی الفاظ وتراکیب کا وافر ذخیرہ فارسی ہی کے ذریعے اُردو میں منتقل ہوا۔ اس نقطہ نظر سے ہم اگر غالب کی شاعری کو دیکھتے ہیں تو اس میں کثیر تعداد میں عربی تلمیحات کا ذکر ملتا ہے۔ غالب اپنی شاعری میں گنگا، جمنا کا نہیں بلکہ دجلہ و فرات کا تذکرہ کرتے ہیں۔ وہ خلیج بنگال، بحیرہ ہند، بحیرہ عرب کو نہیں بلکہ دریائے عمان اور قلزم کو دیکھتے ہیں۔ انھوں نے اپنی شاعری میں "ہیر رانجھا" کا نہیں بلکہ "لیلی و مجنوں" اور "عذرا و وامق" کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح وہ اپنے اشعار میں عجمی کے بجائے عربی علامات استعمال کرتے ہیں جو ان کے کلام پر عربی ادب کے اثرات کا نتیجہ ہے۔ خواہ وہ براہ راست ہو یا فارسی کے ذریعے سے، مثلاً:

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

قطرے میں دجلہ دکھائی نہ دے اور جزو میں کل
کھیل لڑکوں کا ہوا، دیدۂ بینا نہ ہوا(۱)

کلام غالب میں عربی شاعری کا مکمل ماحول بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔ جب وہ عربی شاعری کے موضوعات کو اپنی شاعری کا حصہ بناتے ہیں تو عربی شاعری کا ماحول آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ یہ اس وجہ سے نہیں کہ اس زمانے میں "دیوانِ حماسہ"، "دیوانِ متنبی" اور "سبع معلقات" جیسی عربی ادب کی کتب پورے ہندوستان کے مدارسِ دینیہ کے نصاب میں شامل تھیں بلکہ اس لیے کہ مرزا کے حلقۂ احباب میں ایسے لوگ شامل تھے جو عربی زبان و ادب کے عالم تھے۔ کلامِ غالب میں عربی ادب سے براہِ راست استفادہ کی مثالیں ملاحظہ کیجیے:

شوریدگی کے ہاتھ سے سر ہے و بالِ دوش
صحرا میں اے خدا کوئی دیوار بھی نہیں(۲)

نفسِ قیس کہ ہے چشم و چراغِ صحرا
گر نہیں شمعِ سیہ خانۂ لیلیٰ نہ سہی(۳)

کہاں تک روؤں اس کے خیمے کے پیچھے؟ قیامت ہے!
مری قسمت میں ، یارب ، کیا نہ تھی دیوار پتھر کی(۴)

ان اشعار میں "صحرا"، "نفسِ قیس"، "لیلیٰ"، "خیموں کے پیچھے رونا"، "اونٹ"، صحرائی زندگی اور اس کے عناصر کا تذکرہ، براہ راست عربی ادب کے اثرات کا نتیجہ ہے۔

غالب کی ایک غزل ملاحظہ کیجیے، جس کی ردیف ہی "صحرا" ہے۔

یک گام بے خودی سے لوٹیں بہارِ صحرا
آغوشِ نقشِ پا میں کیجے فشارِ صحرا
دل در رکاب صحرا ، خانہ خرابِ صحرا
موجِ سرابِ صحرا ، عرضِ خمارِ صحرا
دیوانگی اسد کی حسرت کشِ طرب ہے
سر میں ھوائے گلشن ، دل میں غبارِ صحرا(۵)

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ابتدا میں فارسی شاعری کا مواد عربی شاعری سے مطابقت رکھتا تھا۔ ابتدائی دور کے شعرا عربی اسلوب سے استفادہ کرتے نظر آتے تھے، جن میں فرخی، عنصری اور منوچہری نمایاں ہیں جو عربی قصائد کا فارسی میں ترجمہ کرتے تھے۔ اگر امرؤالقیس نے اپنے محبوب کی عزت کے لیے اپنا اونٹ ذبح کیا تو منوچہری نے بھی اس کہانی کا ذکر کیا۔ وہ امرؤالقیس کی پیروی کرتے ہوئے ایک اونٹنی لے کر اپنے محبوب کے لیے گرا دیتا ہے۔ ان کے بعد مسعود سعد سلمان لاہوری، سنائی، سعدی، امیر خسرو اور جامی وغیرہ نے بھی عربی سے استفادہ کیا اور ان کے اشعار عربی اسلوب اور عربی اثرات کے تابع نظر آتے ہیں۔

عربی ایک طرف کاشغر اور سمرقند تک اور دوسری طرف مراکش تک پھیل گئی۔ اسی طرح فارسی سمرقند اور کاشغر سے نکل کر دکن تک پہنچ گئی۔ اس راستے سے عربی افکار اور موضوعات جو فارسی کا حصہ بن چکے تھے، برصغیر پاک وہند میں پہنچ گئے۔ ”دیوانِ حماسہ“، ”دیوانِ متنبی“، اور سبع معلقات جیسی درسی کتب ہندوستان کے مدارسِ دینیہ کے نصاب میں شامل تھیں، اس لیے بہت سے شعرا براہِ راست عربی سے متاثر ہوئے۔ حالی کا ایک شعر ملاحظہ کیجیے

لگاؤ تم میں نہ لاگ زاہد نہ دردِ الفت کی آگ زاہد
پھر اور کیا کیجیے گا آخر جو ترکِ دنیا نہ کیجیے گا(6)

اس شعر سے قاری کا ذہن متنبی کے شعر کی طرف چلا جاتا ہے:

لمَنْ تَطْلُبُ الدّنْيا إ ذالم تُرِدْبها
سُرُوْرَ مُحِبٍّ أَوْ مَسَا ءَ ةَ مُجْرِمِ(7)

(تم کسی کے لیے دنیا کی طلب کرتے ہو، جب کہ تم اس سے عاشق کی خوشی اور مجرم کی سرکشی کا تقاضا کیوں نہیں کرتے۔)

حسرت کا شعر ملاحظہ کیجیے:

غمِ آرزو کا حسرت سبب اور کیا بتاؤں
مری ہمتوں کی پستی مرے شوق کی بلندی(8)

اب متنبی کا شعر ملاحظہ کیجئے:

وَاَتْعَبُ خَلْقِ اللہ مَنْ زَادَ هَمُّہُ
وَقَصَّرَ عَمَّا تَشْتَہِی النَّفْسُ وَجْدُہُ(9)

(جس کی ہمت سب سے زیادہ ہو، وہی سب سے زیادہ ہلکان ہوتا ہے اور جو نفس چاہے اس سے رکنا ایک عالی ہمت شخص کا کام ہے۔)

کلامِ غالب میں بھی ایسے اشعار موجود ہیں، جن کو پڑھنے سے ذہن فوراً عربی شعرا کے مضامین کی طرف چلا جاتا ہے۔ مثالیں ملاحظہ کیجئے:

غالب:

جسے نصیب ہو روزِ سیاہ میرا سا
وہ شخص دن نہ کہے رات کو تو کیوں کر ہو (10)

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

امرؤالقیس:

أَ لا أَ يُّها اللَّيْلُ الطويلُ أَلا انْجَلىِ
لصبحٍ وما الإِ صباحُ فيکَ بأَ مثَلِ[۱۱]

(میں نے اس شب سے کہا) اے شب دراز صبح بن کر روشن ہو جا (پھر ہوش میں آکر کہتا ہوں) اور صبح بھی تجھ سے کچھ بہتر نہیں ہے۔)

غالب:

کرے ہے قتل ، لگاوٹ میں تیرا رو دینا
تری طرح کوئی تیغِ نگہ کو آب تو دے[۱۲]

امرؤالقیس:

وما ذَرَفتْ عينَاکِ اِلاَّ لِتقد حِی
بَسهْمَيک فی أَعْشارِ قلبٍ مُقَتَّلِ[۱۳]

(تیری دونوں آنکھیں اشک بار نہیں ہوئیں مگر صرف اس لیے کہ تو اپنی دونوں (نگاہوں کے) تیروں کو میرے شکستہ دل کے ٹکڑوں میں مارے)

غالب:

میں چمن میں کیا گیا گویا دبستاں کھل گیا
بلبلیں سُن کر مرے نالے غزل خواں ہو گئیں[۱۴]

متنبی:

وَمَاالدَّهْرُ إِلاَّ مِنْ رُوَاةِ قَصائِدِی
اِذَاقُلْتُ شِعْرً أَ صْبَحَ الدَّ هْرُ مُنْشِدَا[15]

(اور زمانہ تو صرف میرے ہی قصیدوں کی نقل کرتا ہے۔ جب میں کوئی شعر کہتا ہوں تو زمانہ بھی گنگنانے لگتا ہے۔)

غالب:

فردا و دی کا تفرقہ یک بار مٹ گیا
کل تم گئے کہ ہم پہ قیامت گزر گئی[16]

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

متنبی:

مِنْ بَعْدِ مَا كَانَ لَيْلِي لَا صَبَاحَ لَهُ
كَأَنَّ أَوَّلَ يَوْمِ الْحَشْرِ آخِرُهُ(17)

(محبوب کے جانے کے بعد) میری رات کی کوئی صبح نہیں ہے۔ گویا مجھ پر قیامت کا اختتام ہو گیا ہے۔)

غالب:

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا، کوئی غم گسار ہوتا(18)

متنبی:

إِنَّ الْمُعِيْنَ عَلَى الصَّبَابَةِ بِالْأَسَى
أَوْلَى بِرَحْمَةِ رَبِّهَا وَإِخَائِهِ(19)

(محبت میں اظہار غم سے مدد کرنے والے کے لیے زیادہ بہتر محبت کرنے والے پر رحم کرنا اور اس سے بھائی چارگی کرنا ہے۔)

غالب:

حضرتِ ناصح گر آویں ، دیدہ و دل فرشِ راہ
کوئی مجھ کو یہ تو سمجھا دو کہ سمجھاویں گے کیا؟(20)

متنبی:

يَا عَاذِلَ الْعَاشِقِينَ دَعْ فِئَةً
أَضَلَّهَا اللهُ كَيْفَ تُرْشِدُهَا(۲۱)

(اے عاشقوں کو سمجھانے والے! ایسے گروہ کو ان کے حال پر چھوڑ دو، کیوں کہ جنھیں اللہ نے گمراہ کر دیا، تم انھیں کیا سمجھاؤ گے)

غالب:

آتشِ دوزخ میں یہ گرمی کہاں؟
سوزِ غم ہائے نہانی اور ہے(۲۲)

متنبی:

فَفِی فُؤَادِالمُحِبِّ نَارُ جَوًی
أَحَرُّ نَارِ الْجَحِیمِ أَبْرَدُھَا(۲۳)

(عاشق کے دل میں ایسی آگ لگی ہے کہ جس کے مقابلے میں جہنم کی آگ بھی سرد پڑ جائے۔)

غالب:

درکار ہے شگفتنِ گلہائے عیش کو
صبحِ بہار پنبۂ مینا کہیں جسے(۲۴)

ابونواس:

فقلتُ لہ: تَرْفقْ بی فإنّی
رأیْتُ الصبْحَ من خللِ الدیارِ
فکان جوابہُ أنْ قالَ: صُبْحٌ!
ولا صبحٌ سوی ضوء الُعقارِ(25)

(ہ: میں نے کہا مہربانی کیجیے میں نے صبح کو گھروں کے درمیان سے دیکھ لیا تھا۔ وہ بولا صبح! صبح تو سوائے شراب کی روشنی کے اور کیا ہو سکتی ہے۔)

غالب:

گر کیا ناصح نے ہم کو قید، اچھا ، یوں سہی
یہ جنونِ عشق کے انداز چھٹ جاویں گے کیا؟(26)

قیس بن الملوح:

تداویت من لیلی بلیلی عن الھوی
کما یتداوی شارب الخمر بالخمر(27)

(زمیں نے لیلیٰ کی محبت کا علاج لیلیٰ کی محبت ہی سے کیا جیسے شراب کے خمار کا علاج اہلِ شراب، شراب ہی سے کیا کرتے ہیں۔)

غالب فارسی اور اردو دونوں زبانوں کے بلند پایہ شاعر اور نثر نگار تھے۔ ان میں جدت پسندی بہت تھی۔ نیز دماغ خلّاقِ الفاظ و معانی پایا تھا، اسی بنا پر عربی، فارسی اور اردو کی تلمیحات کو انھوں نے نئے نئے انداز سے برتا اور اپنے مطالعہ کرنے والے کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ ان تمام قصوں سے آگاہ ہو، جن کی طرف اشعارِ غالب میں اشارے کیے گئے ہیں۔ مثلاً خضر کو لیجیے اور دیکھیے کہ اس ایک تلمیح سے غالب نے کیا کیا مطالب اور کیسے کیسے مضامین پیدا کیے ہیں، لکھتے ہیں:

مجھے راہِ سخن میں خوفِ گمراہی نہیں غالب
عصائے خضرِ صحرائے سخن ہے خامہ بیدل کا[28]

وہ زندہ ہم ہیں کہ ہیں روشناس خلق اے خضر
نہ تم کہ چور بنے عمرِ جاوداں کے لیے[29]

کیا کیا خضر نے سکندر سے
اب کسے رہنما کرے کوئی[30]

حریفِ مطلبِ مشکل نہیں فسونِ نیاز
دعا قبول ہو یا رب کہ عمرِ خضر دراز[31]

جہاں مٹ جائے سعیِ دید خضر آبادِ آسایش
بجیبِ ہر نگہ پنہاں ہے حاصل رہنمائی کا[32]

ان شعروں میں جو صرف اردو دیوان میں مندرج ہیں، غالب نے خضر کی تلمیح کو کس انداز سے اور کتنے نئے نئے مطالب و معانی کے اظہار کے لیے استعمال کی ہے، اہل ذوق اس کا خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔

غالب کے کلام میں مزید عربی تلمیحات ملاحظہ ہوں:

ابنِ مریم ہوا کرے کوئی
میرے دُکھ کی دوا کرے کوئی[33]

پاتا ہوں اس سے داد کچھ اپنے کلام کی
روح القدس اگر چہ مرا ہم زباں نہیں[34]

اک کھیل ہے، اورنگِ سلیماں مرے نزدیک
اک بات ہے اعجازِ مسیحا مرے آگے[35]

پھونکتا ہے نالہ، ہرشب صورِاسرافیل کی
ہم کو جلدی ہے مگر تونے قیامت ڈھیل کی[36]

میں نے مجنوں پہ لڑکپن میں اسر
سنگ اٹھایا تھا کہ سر یاد آیا[37]

تجھ سے عالم یہ کھلا رابطۂ قربِ کلیم
تجھ سے دنیا میں بچھا مائدہ بذلِ خلیل
گرنی تھی ہم پہ برقِ تجلی ، نہ طور پر
دیتے ہیں بادہ ظرفِ قدح خوار دیکھ کر[38]

قیامت ہے کہ سن لیلیٰ کا دشتِ قیس میں آنا
تعجب سے وہ بولا یوں بھی ہوتا ہے زمانے میں؟[39]

واعظ ، نہ تم پیو نہ کسی کو پلا سکو
کیا بات ہے تمہاری شرابِ طہور کی[40]

مر گیا صدمۂ آواز سے "قُم" کے غالب
نا توانی میں حریفِ دمِ عیسیٰ نہ ہوا(41)

درج بالا اشعار میں "ابنِ مریم"، "لیلیٰ"، "قیس"، "ماہِ کنعاں"، "اور رنگِ سلیماں"، "صورِ اسرافیل"، "مجنوں"، "کلیم"، "خلیل"، "طور"، "شرابِ طہور"، اور "دمِ عیسیٰ اردو شاعری پر عربی اثرات کی نمایاں مثالیں ہیں۔

قیس کے عشق کی سچائی، وارفتگی اور شیفتگی کی چند تصویریں غالب نے یوں بنائی ہیں۔

جز قیس اور کوئی نہ آیا بروئے کار
صحرا مگر بہ تنگئ چشمِ حسود تھا(42)

رگِ لیلیٰ کو خاکِ دشتِ مجنوں ریشگی بخشے
اگر بودے بجائے دانہ دھقاں نوک نشتر کی(43)

ذرہ ذرہ ساغرِ مے خانۂ نیرنگ ہے
گردشِ مجنوں بہ چشمک ہائے لیلیٰ آشنا(44)

اوپر کے شعروں میں غالب نے مجنوں کے عشق کی یکتائی، اس یکتائی کے اجزاء، اور شوق بے غرض کے تاثر کا ذکر جس واضح، حتمی اور حکمی انداز میں کیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ وہ اس عاشق بے سروساماں و بیاباں نورد کو سب عاشقوں کا ایسا قافلہ سالار سمجھتے ہیں جس کا وجود دنیائے محبت میں آپ اپنی مثال ہے۔

مجنوں اور اس کے عشق کی انفرادیت سے تعلق رکھنے والے خیالات کا ایک سلسلہ وہ ہے جس میں ہم مجنوں کو جنگل، دشت یا صحرا سے الگ کر کے نہیں دیکھ سکتے۔ غالب نے اپنے کئی شعروں میں مجنوں کو بلا شرکت غیرے صحرا کی ملکیت و سکونت کا مستحق قرار دیا ہے۔ صحرا کا سارا شرف اور بزرگی اس لیے ہے کہ مجنوں اس کا مکین ہے، صحرا جلوۂ انوار اس لیے ہے کہ قیس اس کا چشم و چراغ ہے اور صحرا کو حیات جاودانی اس لیے حاصل ہوئی کہ اس کا نام قیس کے نام کے ساتھ وابستہ ہے۔ غالب کے تین شعر سن لیجئے:

ہر اک مکان کو ہے مکیں سے شرف اسد
مجنوں جو مر گیا ہے تو جنگل اداس ہے(45)

نفسِ قیس کہ ہے چشم و چراغِ صحرا
گر نہیں شمعِ سیہ خانۂ لیلیٰ نہ سہی(46)

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

بے پردہ سوئے وادیٔ مجنوں گزر نہ کر
ہر ذرے کے نقاب میں دل بیقرار ہے[47]

پہلے شعر میں ایک کلیے کے بیان کے بعد مجنوں اور جنگل کے باہمی رشتے کی طرف غم اندوز اشارہ، دوسرے شعر میں نفس قیس کے چشم وچراغ صحرا ہونے کا اقرار اور تیسرے شعر میں ''وادیٔ مجنوں'' کی ترکیب میں چھپی ہوئی وہ معنویت جو مجنوں کو وادی وصحرا کا یکہ وتنہا آقا وسلطان تسلیم کرتی ہے غالب کے اس احساس کا اقرار اور دلیل ہے کہ جس طرح اس نے عاشقی کی مملکت کی سلطانی و سرتاجی قیس کو عطا کی ہے اسی طرح بیابان وصحرا کو کہ اس کے آغوش میں جنونِ محبت پرورش پاتا اور اس کی وحشت پروان چڑھتی ہے، مسکن قیس ہونے کا شرف بخشا ہے۔

غالب کے دیوان اردو میں اس طرح کے شعر خاصی تعداد میں ہیں جہاں تلازمات خیال کا محور ومرکز اور اس کا منبع وماخذ بیابان وصحرا ہے، مثلاً یہ چند شعر:

پا بدامن ہو رہا ہوں بسکہ میں صحرا نورد
خارِ پا ہیں جوہرِ آئینہ زانو مجھے[48]

ہر قدم دوریِ منزل ہے نمایاں مجھ سے
میری رفتار سے بھاگے ہے بیاباں مجھ سے
اثر آبلہ سے جادۂ صحرائے جنوں
صورت رشتۂ گوہر ہے چراغاں مجھ سے[49]

میرے غم خانے کی قسمت جب رقم ہونے لگی
لکھ دیا مجملۂ اسباب ویرانی مجھے[50]

بیکاریٔ جنوں کو ہے سر پیٹنے کا شغل
جب ہاتھ ٹوٹ جائیں تو پھر کیا کرے کوئی[51]

جوشِ جنوں سے کچھ نظر آتا نہیں اسد
صحرا ہماری آنکھ میں اک مشتِ خاک ہے[52]

ان اشعار میں جنوں، بیکاری جنوں، صحرا نورد، صحرائے جنوں، صحرا، دشت، بیابان، وادی پر خار، خار پا، کانٹوں کی زبان، آبلہ پا، سودا، خرابی، اسباب ویرانی اور مشتِ خاک کے الفاظ اور ترکیبیں جنوں و صحرا سے تعلق رکھنے اور پیدا ہونے والے تلازمات خیالات کی علامتیں اور اشارے ہیں۔

حوالہ جات

1۔ غالب، دیوانِ غالب (نسخہ حمیدیہ)، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۹۲ء، ص:185
2۔ ایضاً، ص:۲۲۶
3۔ غالب، دیوانِ غالب (نسخہ حمیدیہ)، ص:۲۱۶
4۔ غالب، دیوانِ غالب (نسخہ عرشی)، ص:۲۶۳
5۔ ایضاً، ص:۲۸
6۔ حالی، الطاف حسین، دیوان حالی، لاہور، خزینہ علم وادب، ۲۰۰۱ء، ص:۱۴۱
7۔ متنبی، دیوان المتنبی، بیروت، دار بیروت، ۱۹۸۳ء، ص:۴۶۲
8۔ حسرت موہانی، کلیات حسرت موہانی، کراچی، ماس پرنٹر، ۱۹۹۷ء، ص:۱۸۱
9۔ متنبی، دیوان متنبی، بیروت، المکتبہ العصریۃ، ۲۰۱۴ء، ص:۲۷۱
10۔ غالب، دیوان غالب (نسخہ عرشی)، ص:۲۴۹
11۔ امرؤالقیس، دیوان امرؤالقیس، بیروت، دار المعارف، ۱۹۸۴ء، ص:۱۸
12۔ غالب، دیوان غالب (نسخہ عرشی)، ص:۲۹۱
13۔ امرؤالقیس، دیوان امرؤالقیس، ص۱۳
14۔ غالب، دیوان غالب (نسخہ عرشی)، ص،۲۳۹
15۔ متنبی، دیوان متنبی، ص:۲۶۸
16۔ غالب، دیوان غالب (نسخہ عرشی)، ص۳۰۷
17۔ متنبی، دیوان متنبی، ص۳۲۶
18۔ غالب، دیوان غالب (نسخہ عرشی) ص:۱۸۷
19۔ متنبی، دیوان متنبی، ص25
20۔ غالب، دیوان غالب (نسخہ عرشی)، ص:۱۸۱
21۔ متنبی، دیوان متنبی، ص۱۸۴
22۔ غالب، دیوان غالب (نسخہ عرشی) ص:۳۱۳
23۔ متنبی، دیوان متنبی، ص۱۸۴
24۔ غالب، دیوان غالب (نسخہ عرشی) ص۲۸۲
25۔ ابونواس، دیوان ابونواس، بیروت، دار صادر، ۲۰۰۸ء، ص۲۴۷
26۔ غالب، دیوان غالب (نسخہ عرشی)، ص:۱۸۱

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

27- قیس بن الملوح، دیوانِ قیس بن الملوح، بیروت: دار الکتب العلمیۃ،۱۹۹۹ء، ص:۷۰

28- غالب، دیوان غالب (نسخہ عرشی)، ص:۱۸

29- ایضاً، ص:۳۱۱

30- ایضاً، ص:۳۲۳

31- ایضاً، ص:۲۰۷

32- ایضاً، ص:۱۱۲

33- غالب، دیوان غالب (نسخہ عرشی)، ص:۳۲۲

34- ایضاً، ص:۲۳۳

35- ایضاً، ص:۲۳۲

36- غالب، دیوان غالب (نسخہ عرشی)، ص:۹۸

37- غالب، دیوان غالب (نسخہ حمیدیہ)، ص:۷۵

38- غالب دیوان غالب (نسخہ عرشی)، ص:۲۰۴

39- ایضاً، ص:۲۲۰

40- غالب، دیوان غالب (نسخہ عرشی)، ص:۳۲۴

41- غالب، دیوان غالب (نسخہ حمیدیہ) ص:۴۰

42- ایضاً، ص:۲۹

43- ایضاً، ص:۲۰۵

44- ایضاً، ص:۶۷

45- ایضاً، ص:۱۸۸

46- ایضاً، ص:۲۱۶

47- ایضاً، ص:۲۶۸

48- ایضاً، ص:۲۱۵

49- ایضاً، ص:۲۳۲-۲۳۱

50- ایضاً، ص:۲۴۸

51- ایضاً، ص:۲۵۵

52- ایضاً، ص:۲۶۲

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

Refrences:

1. Ghalib, *Diwan-e-Ghalib* (Nuskha-e-Hamidiya), Lahore: Majlis Taraqqi-e-Adab, 1992, p. 185.
2. Ibid., p. 226.
3. Ghalib, *Diwan-e-Ghalib* (Nuskha-e-Hamidiya), p. 216.
4. Ghalib, *Diwan-e-Ghalib* (Nuskha-e-Arshi), p. 263.
5. Ibid., p. 28.
6. Hali, Altaf Hussain, *Diwan-e-Hali*, Lahore: Khazina Ilm-o-Adab, 2001, p. 141.
7. Al-Mutanabbi, *Diwan Al-Mutanabbi*, Beirut: Dar Beirut, 1983, p. 462.
8. Hasrat Mohani, *Kulliyat-e-Hasrat Mohani*, Karachi: Mass Printer, 1997, p. 181.
9. Al-Mutanabbi, *Diwan Al-Mutanabbi*, Beirut: Al-Maktabah Al-Asriyyah, 2014, p. 271.
10. Ghalib, *Diwan-e-Ghalib* (Nuskha-e-Arshi), p. 249.
11. Imru’ al-Qais, *Diwan Imru’ al-Qais*, Beirut: Dar al-Ma’arif, 1984, p. 18.
12. Ghalib, *Diwan-e-Ghalib* (Nuskha-e-Arshi), p. 291.
13. Imru’ al-Qais, *Diwan Imru’ al-Qais*, p. 13.
14. Ghalib, *Diwan-e-Ghalib* (Nuskha-e-Arshi), p. 239.
15. Al-Mutanabbi, *Diwan Al-Mutanabbi*, p. 268.
16. Ghalib, *Diwan-e-Ghalib* (Nuskha-e-Arshi), p. 307.
17. Al-Mutanabbi, *Diwan Al-Mutanabbi*, p. 326.
18. Ghalib, *Diwan-e-Ghalib* (Nuskha-e-Arshi), p. 187.
19. Al-Mutanabbi, *Diwan Al-Mutanabbi*, p. 25.
20. Ghalib, *Diwan-e-Ghalib* (Nuskha-e-Arshi), p. 181.
21. Al-Mutanabbi, *Diwan Al-Mutanabbi*, p. 184.
22. Ghalib, *Diwan-e-Ghalib* (Nuskha-e-Arshi), p. 313.
23. Al-Mutanabbi, *Diwan Al-Mutanabbi*, p. 184.
24. Ghalib, *Diwan-e-Ghalib* (Nuskha-e-Arshi), p. 282.
25. Abu Nuwas, *Diwan Abu Nuwas*, Beirut: Dar Sader, 2008, p. 247.
26. Ghalib, *Diwan-e-Ghalib* (Nuskha-e-Arshi), p. 181.
27. Qais bin Al-Mulawwah, *Diwan Qais bin Al-Mulawwah*, Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1999, p. 70.
28. Ghalib, *Diwan-e-Ghalib* (Nuskha-e-Arshi), p. 18.
29. Ibid., p. 311.
30. Ibid., p. 323.
31. Ibid., p. 207.
32. Ibid., p. 112.
33. Ghalib, *Diwan-e-Ghalib* (Nuskha-e-Arshi), p. 322.
34. Ibid., p. 233.
35. Ibid., p. 232.
36. Ghalib, *Diwan-e-Ghalib* (Nuskha-e-Arshi), p. 98.
37. Ghalib, *Diwan-e-Ghalib* (Nuskha-e-Hamidiya), p. 75.
38. Ghalib, *Diwan-e-Ghalib* (Nuskha-e-Arshi), p. 204.
39. Ibid., p. 220.
40. Ghalib, *Diwan-e-Ghalib* (Nuskha-e-Arshi), p. 324.

41. Ghalib, *Diwan-e-Ghalib* (Nuskha-e-Hamidiya), p. 40.
42. Ibid., p. 29.
43. Ibid., p. 205.
44. Ibid., p. 67.
45. Ibid., p. 188.
46. Ibid., p. 216.
47. Ibid., p. 268.
48. Ibid., p. 215.
49. Ibid., pp. 231–232.
50. Ibid., p. 248.
51. Ibid., p. 255.
52. Ibid., p. 262.

Bibliography

Abu Nuwas. *Diwan Abu Nuwas*. Beirut: Dar Sader, 2008.
Al-Mutanabbi. *Diwan Al-Mutanabbi*. Beirut: Al-Maktabah Al-Asriyyah, 2014.
Al-Mutanabbi. *Diwan Al-Mutanabbi*. Beirut: Dar Beirut, 1983.
Ghalib, Mirza Asadullah Khan. *Diwan-e-Ghalib* (Nuskha-e-Arshi).
Ghalib, Mirza Asadullah Khan. *Diwan-e-Ghalib* (Nuskha-e-Hamidiya). Lahore: Majlis Taraqqi-e-Adab, 1992.
Hali, Altaf Hussain. *Diwan-e-Hali*. Lahore: Khazina Ilm-o-Adab, 2001.
Hasrat Mohani. *Kulliyat-e-Hasrat Mohani*. Karachi: Mass Printer, 1997.
Imru' al-Qais. *Diwan Imru' al-Qais*. Beirut: Dar al-Ma'arif, 1984.
Qais bin Al-Mulawwah. *Diwan Qais bin Al-Mulawwah*. Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1999
Saifullah, & Akbar, S. (2024). کلامِ اقبال پر عربی شعروادب کے اثرات [Arabic Poetry and Literary Influences on the Poetry of Iqbal]. *Jahan-e-Tahqeeq*, 7(1). Retrieved June 21, 2025, from https://jahan-e-tahqeeq.com/index.php/jahan-e-tahqeeq/article/view/1207